خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

نگاہیں داستانیں کہہ رہی ہیں بے زباں ہو کر
کئے پورے نہ وعدے تم نے آخر حکمراں ہو کر
ہمارا کیا ہے ہم تو جھیل لیں گے مشکلیں ساری
تمہارا کیا بنے گا؟ رب نے پوچھا قہرماں ہو کر
اسی کے نام پر عزت ملی تھی تم کو دنیا میں
نہ لاگو کر سکے قانون رب کا حکمراں ہو کر
کرو اقدام نہ ایسے خجالت جس سے کل کو ہو
اطاعت کا چلن سیکھو جہاں پر مہرباں ہو کر
وسائل ملک کے جھونکو نہ تم بے کار کاموں میں
بچاؤ ایک اک پیسہ حقیقی قدرداں ہو کر
حکومت پر تو اترانا نہیں ہے شیوۂ مومن
حکومت اک امانت ہے رہو تم پاسباں ہو کر
یہ باتیں خیر خواہی کی بتاتا ہے تمہیں عاصم
جیو بن کر مسلماں اور جاؤ جاوداں ہو کر

عبدالرحمٰن عاصم
میاں چنوں